

خَوارج امام علیؑ کے سپاہیوں میں سے تھے اور جنگ صفین میں حضرت علیؑ پر کفر کا الزام لگاتے ہوئے آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں خلیفہ مسلمین کے خلاف قیام کرنے کی بنا پر خوارج کا نام دیا گیا ہے۔ یہ لوگ حکمیت کو قبول کرنے اور حضرت علیؑ کو کافر نہ سمجھنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔

مسجد کوفہ میں امام علیؑ کے خلاف نعرہ بازی کرنا اور آپ کو قتل کی دھمکی دینے کو خوارج کے کاموں میں شمار کیا گیا ہے۔ حکمیت کو قبول کرنے کی وجہ سے یہ لوگ امام علیؑ کے سر سخت دشمن بن گئے اور عبداللہ بن وہب کی بیعت کر کے کوفہ سے نکل کر نہروان چلے گئے اور راستے میں بے گناہ لوگوں کا قتل عام کیا۔ امام علیؑ نے اتمام حجت کرنے کے بعد سنہ 38 ہجری کو ان کے ساتھ نہروان کے مقام پر جنگ کیا جس میں ان کی اکثریت مارے گئے لیکن ان میں سے بعض زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ خوارج کی مختلف فرقے تاریخ میں منقرض ہوئے ہیں اور ان میں صرف فرقہ اباضیہ جن کے عقائد تقریباً دوسرے مسلمانوں کے قریب ہیں، عمان اور الجزائر کے بعض مناطق میں اب بھی موجود ہیں۔

اسلامی منابع میں خوارج کے مختلف اور چہ بسا متفاوت خصوصیات ذکر ہوئی ہیں؛ من جملہ ان میں قرآن میں تدبیر اور تفکر کیے بغیر اسے حفظ اور اس کی تلاوت کرنے میں دوسروں سے پیش پیش ہونا، جہالت اور تنگ نظری، غرور، شدت پسندی اور عقائد میں تعصب ان کے چیدہ چیدہ خصوصیات میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے اعتراض کرنے اور تفرقہ ایجاد کرنے والا گروہ یہی خوارج تھے۔ ان کے عقیدے میں گناہ کبیرہ کا مرتکب ہونے والا کافر ہے۔ اکثر خوارج پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے خلیفہ منصوب ہونے کے مخالف اور خلیفہ کے انتخابی ہونے کے معتقد تھے۔ اسی طرح یہ لوگ بدکار عورت کو سنگسار کرنا اور قول و عمل میں تقیہ کرنے کے بھی مخالف تھے۔

اگرچہ خوارج میں علمی بحث و مباحثے کا رجحان بہت کم پایا جاتا تھا لیکن علوم قرآن، کلام، فقہ اور اصول فقہ جیسے علاوم نیز توحید اور امامت کے موضوعات پر مختلف آثار ان سے منسوب کی جاتی ہیں۔ ابن ندیم کے مطابق خوارج اپنی کتابوں کو لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے مخفی رکھتے تھے۔ خوارج کے اعتقادات اور ان کے اعمال کی رد میں مستقل اور غیر مستقل طور پر مختلف کتابیں نشر ہوئی ہیں؛ من جملہ ان میں ان کے خلاف نقل ہونے والی احادیث اور ابن ابی الحدید جیسے بعض مفسرین کی جانب سے گناہ کبیرہ کے مرتکب کے کافر ہونے کے ان کے عقیدے کی رد میں لکھی گئی کتاب قابل ہیں ہے۔

پیدائش اور اسامی

خوارج کی پیدائش کو جنگ صفین میں رونما ہونے والے واقعات سے مرتبط سمجھا جاتا ہے؛ جب امام علیؑ نے حکمیت کی مخالفت کرنے سے انکار کیا [1] تو مذکورہ گروہ جس نے خود شروع میں حکمیت کی تجویز دی تھی، امام علیؑ کی جانب سے اسے قبول کرنے اور جنگ کے متوقف ہونے کے بعد اپنی تجویز سے صرف نظر کرتے ہوئے امام علیؑ کو بھی توبہ کرنے کا کہا۔ [2] اس کے بعد خوارج نے حکمیت کے قبول کرنے کو موجب کفر قرار دیا اور

امام علیؑ کے کوفہ واپسی پر ان سے الگ ہو کر حروراء نامی مقام پر چلے گئے۔[3]
متکلمین اور مورخین کے برخلاف خوارج امام علیؑ کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کو ظالم کی حکومت اور حاکمیت کے خلاف قیام سمجھتے ہوئے اپنے اس عمل کو پیغمبر اکرمؐ کی ہجرت سے تشبیہ دیتے تھے۔[4] خوارج کا اسی مشہور نام کے علاوہ امام علیؑ کے کلام میں [5] ان کے دیگر اسامی کا ذکر بھی ملتا ہے؛ من جملہ ان میں مُحْكَمَة جو حکمیت کی مخالف میں ان کے نعرے "لاحکم الا للہ" سے مأخوذ ہے،[6] حَرَوِیَّة جو ان کے جمع ہونے کی جگہ کی طرف اشارہ ہے[7] اور مارقة منحرفین کے معنا میں۔[8]

خوارج کو امام علیؑ کے ساتھ دشمنی کی وجہ سے نواصب یا ناصبہ بھی کہا جاتا ہے[9] اسی طرح پہلی بار گناہ کبیرہ کے مرتکبین کو کافر قرار دینے پر انہیں مُکَفَّر ہ بھی کہا جاتا ہے۔[10] اہل النہر یا اہل النہروان بھی خوارج کے دیگر اسامی میں سے ہیں۔[11] اسی طرح انہیں "شُرَاة" اپنے جانوں کو بہشت کے مقابلے میں فروخت کرنے والے کے معنی میں، بھی کہا جاتا ہے۔[12]

شروع میں ان لوگوں کا مقر اصلی کوفہ اور بصرہ تھا۔[13] بصرہ کے خوارج کی تعداد کوفہ کے خوارج سے زیادہ تھی؛ کیونکہ کوفہ کے خوارج میں سے بہت سارے امام علیؑ کے ساتھ گفتگو کے بعد خوارج سے جدا ہو گئے تھے۔[14] لیکن اس کے بعد خوارج مختلف شہروں اور ان کے گرد و نواح میں منتشر ہو گئے اور ایران اور یمن سے لے کر افریقہ کے شمال تک پہنچ گئے تھے۔[15] خوارج کی مختلف فرقے تاریخ میں منقرض ہوئے ہیں اور ان میں صرف فرقہ اباضیہ جن کے عقائد دوسرے مسلمانوں کے تقریباً قریب ہے عمان، سیوہ، حضرموت، جربہ، زنگبار، مغربی طرابلس اور الجزایر کے بعض مناطق میں اب بھی موجود ہیں۔[16]
امام علیؑ پر کفر کا الزام

حکمیت کی مخالف پر مبنی اپنے مطالبات کو تسلیم نہ کرنے پر حضرت علیؑ سے جدا ہونے والے خوارج امام علیؑ اور عبداللہ بن عباس کی کوششوں سے ایک دفعہ پھر کوفہ واپس آگئے[17] لیکن کوفہ پہنچنے کے بعد دوبارہ حضرت علیؑ کی مخالفت پر اتر آئے اور حکمیت کو قبول کرنے اور امام علیؑ کو کافر نہ سمجھنے والوں کو کافر کہنے لگے۔[18] یہ لوگ نہ صرف حَکَمِین بلکہ حاکم اسلامی کی ضرورت سے بھی انکار کرنے لگے۔[19] یہ لوگ مختلف مقامات خاص کر مسجد کوفہ میں حکمیت کی صریح مخالفت کرتے تھے، امام علیؑ پر کفر کا الزام اور آپ کو قتل کی دھمکی دیتے تھے اور امام علیؑ کے خطبے کے دوران نعرہ بازی کرتے تھے تاکہ اس طرح آپ کو حکمیت کے قبول کرنے سے منصرف اور معاویہ کے ساتھ دوبارہ جنگ کرنے پر آمادہ کیا جا سکے۔ ان تمام کاموں کے باوجود جب تک ان لوگوں نے خود جنگ اور خونریزی شروع نہیں کی امام علیؑ نے ان کے ساتھ جنگ میں پہل نہیں فرمایا۔[20]

سنہ 37ھ کو شعبان یا رمضان کے مہنے میں ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص کے درمیان جاری ہونے والی حکمیت اور اس میں عمرو عاص کے ہاتھوں ابوموسیٰ کے دھوکا کھانے اور اس کے بے نتیجہ ثابت ہونے کے بعد[21] امام علیؑ نے حکمین کے فیصلے کو قرآن کریم کا مخالف قرار دیا اور ایک بار پھر معاویہ کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ اس موقع پر امام علیؑ نے خوارج جو اس وقت نہروان میں جمع ہو گئے تھے، کے دو سرداروں عبداللہ بن وہب راسبی اور یزید بن حصین کے نام ایک خط لکھا اور انہیں معاویہ کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے صفن میں آپ کا ساتھ دینے کی دعوت دی۔ انہوں نے جواب میں امام علیؑ سے کہا جب تک آپ اپنی کفر پر اعتراف اور توبہ نہیں کرنے ہم آپ سے دور رہیں گے۔ یوں حکمین کے فیصلے کے بعد امام علیؑ کے ساتھ خوارج کی دشمنی میں مزید شدت آگئی۔[22]

خوارج نے 10 شوال سنہ 37 ہجری کو عبداللہ بن وہب کی بعنوان امیر بیعت کی اور کوفہ سے باہر نہروان کی طرف جانے پر متفق ہو گئے۔ [23] خوارج نے نہروان کی طرف جاتے ہوئے راستے میں کئی بے گناہ لوگوں کا قتل عام کیا۔ امام علیؑ نے ان کو حق کی طرف دعوت دینے اور اتمام حجت کے بعد ناگزیر ان سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہوئے اور سنہ 37ھ جنگ نہروان میں ان میں سے اکثر امام کے سپاہیوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ ان میں سے ایک گروہ نے فروہ بن نوفل کی سرکردگی میں شروع سے ہی امام علیؑ کے ساتھ جنگ کرنے میں تردید کی وجہ سے جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ [24]

خوارج پر امام علیؑ کو فتح اور برتری ملنے اور ان میں سے اکثریت کے ختم ہونے کے باوجود یہ لوگ ایک سیاسی، فکری اور نظامی گروہ کے عنوان سے تاریخ میں باقی رہے۔ امام علیؑ نے اپنے بعد اپنے شیعوں کو خوارج کے ساتھ جنگ کرنے سے منع فرمایا۔ [25] امام حسنؑ نے معاویہ کے ساتھ صلح کے بعد اس کی طرف سے خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کی درخواست کو رد فرمایا۔ [26] خصوصیات

خوارج کی جو خصلتیں امام علی علیہ السلام نے بیان کی ہیں ان کے علاوہ ادبی، تاریخ، حدیثی اور ملل و نحل کی کتابوں میں بھی مولفین نے بہت ساری خصلتیں بیان کی ہیں۔ اور جو صفات ان کے لئے بیان ہوئی ہیں اکثر بری صفات ہیں۔

- تدبر کے بغیر قرآن کا حفظ اور قرائت
- ایمان کی حقیقت سے عاری ڈھیر ساری عبادتیں [27]
- زہد کا دکھاوا اور اس کی طرف رغبت [28]
- جہل اور تنگ نظری (جیسے گناہ گار کو کافر سمجھنا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو محدود کرنا)
- پیغمبر کی سنت اور دین کے احکام سے ناآشنائی [29]
- سادہ لوحی اور سطحی نگری کے ساتھ ساتھ قرآن کو صحیح سے نہ سمجھنا اور آیات کو غلط موارد میں استعمال کرنا [30]
- غرور اور خودبینی اور اپنے علاوہ سارے مسلمانوں کو کافر اور گمراہ سمجھنا [31]
- عقیدے میں شک
- جدل اور مناظرے کی طرف توجہ اور دلیل میں کمزوری [32]
- عقائد اور نظریات میں جھگڑالوہی، ضدیت، تعصب اور تندروی [33]
- شدت پسندی کے ساتھ نیک گفتاری اور بدکرداری [34]
- دوستوں کے قتل کی جگہ کو مقدس قرار دینا اور اسے دار الہجرہ کا مقام دینا [35]
- عدالت خواہی، امر بہ معروف، نہی از منکر اور ظالم حکمرانوں کے ساتھ جہاد کرنا بہترین معاشرتی آرزو [36]
- بعض دفعہ تو امر بہ معروف کے لئے قیام نہ کرنے اور جہاد نہ کرنے کو کفر سمجھتے تھے۔ [37]
- اہل قبلہ سے جہاد کرنے کو فضیلت سمجھنا، انکے بچے اور خواتین کو اسیر کرنا یا قتل کرنا اور مشرکوں اور کافر ذمی سے نرم برتاؤ کرنا۔ [38]
- بے نظمی اور پے درپے گروہوں میں بٹنا [39]
- امام علی علیہ السلام سے بغض و کینہ، یہاں تک کہ شہادت کے بعد بھی۔ [40]
- لڑاکو، دلیر، صابر اور عسکری امور میں منظم [41]

اسی آخری صفت کی وجہ سے انکے سپاہی کم ہونے کے باوجود بنی امیہ کی فوج پر کئی بار غالب آئے۔ لیکن اس کے باوجود میدان جنگ سے ان کے بھاگنے کی اطلاعات بھی موجود ہیں۔ [42] خوارج کبھی اپنے گھوڑوں کے پاؤں کاٹتے، تلواروں کے نیام کو توڑ ڈالتے اور دلیری سے متحد ہوکر دشمن کی فوج پر حملہ آور ہوتے تھے اور بہشت کی لالچ میں موت کی طرف دوڑتے چلے جاتے تھے۔ [43] اسی وجہ سے ان کے طور و طریقے خارجیوں کے حملوں کی خصوصیات کے نام سے مشہور ہو گئے تھے۔ خدا کی بندگی، موت کی تیاری اور جانبازی کی علامت کے طور پر یہ لوگ اپنے سروں کو تراشتے تھے۔ اسی وجہ سے دوسرے مسلمان ان کی مخالفت میں سر کے بال چھوٹے نہیں کرتے تھے۔ [44] چہ بسا یہ لوگ اپنے سر کے درمیانی حصے کو تراش کر باقی حصوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ [45] اسلام میں خوارج کا کردار

خوارج کا تاریخ اسلام پر بہت منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں من جملہ ان میں امام علیؑ کی فوج میں انتشار اور تفرقہ [46] جو اسلام میں ایک معارض گروہ اور نئے فرقہ کی ایجا کا سبب بنا۔ [47] شروع میں خوارج سیاسی نظریے کی بنیاد پر وجود میں آگئے لیکن عبدالملک بن مروان کے دور میں انہوں نے اپنی ان سیاسی نظریات کو کلامی مباحث کے ساتھ خلط کر کے پیش کرنے لگے۔ [48]

طبری اور ابن اعثم جیسے مورخین کے مطابق خوارج کا امام علیؑ کے ساتھ آمنا سامنا ہونا اور آپ کو قتل کرنے نے معاویہ کے لئے مسلمانوں پر حکومت کرنے کا موقع فراہم کر دیا۔ [49] ان سب چیزوں کے باوجود خوارج معاویہ کے ساتھ جنگ کرنے کیلئے امام حسنؑ کی فوج میں شامل ہو گئے [50] اور معاویہ کے ساتھ امام حسنؑ کی صلح ہونے کے بعد بھی انہوں نے معاویہ اور بنی امیہ کے ساتھ جنگ جاری رکھا۔ [51] یہ لوگ بنی امیہ اور ان کے پیروکاروں کو بھی کافر سمجھتے تھے ارو ان کا عقیدہ تھا کہ ظلم سے نجات حاصل کرنے کیلئے کافروں کے ساتھ جہاد کرنا واجب ہے۔ [52]

خوارج بنی امیہ کے خالف چلنے والی ہر تحریک میں شامل ہو گئے اسی بنا پر انہوں نے عبداللہ بن زبیر، زید بن علی اور ابومسلم خراسانی کی مدد کیں۔ [53] ان تمام باتوں کے باوجود بعض اوقات انہوں نے بنی امیہ کی حاکموں کے ساتھ سازباز کر کے ان کی طرف سے بعض اہم مناصب بھی حاصل کئے ہیں۔ [54] چہ بسا انہوں نے مستقل طور پر بعض شہروں کی باگ ڈور سنبھالیں اور امام، امیرالمؤمنین اور خلیفہ کے عنوان سے حکومت کرنے لگے۔ [55] بنی امیہ نے خصوصی طور پر عراق اور ایران میں سختی سے انہیں سرکوب کرنے کی کوشش کیں۔ [56] خوارج کے انجام پانے والے یہی جنگیں بنی امیہ کے کمزور ہونے اور آخر کار ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کا سبب جانا جاتا ہے۔ [57]

نظریات اور اعتقادات

خوارج کا سب سے اہم عقیدہ گناہ کبیرہ کے مرتب شخص کا کافر ہونا ہے۔ اس عقیدے کو علم کلام کی پیدائش اور اس میں انقلاب آنے کا سبب قرار دیا جاتا ہے۔ [58] خوارج کی بعض اعتقادات یہ ہیں:

- مرتکب گناہ کبیرہ کی تکفیر: سب سے پہلا نظریہ جس پر سب خوارج متفق ہیں وہ گناہان کبیرہ کے مرتکب ہونے والے کی تکفیر ہے۔ [59] خوارج کا ازارقہ نامی فرقہ اس عقیدے میں بہت زیادہ افراط کا شکار ہوتے ہوئے اس بات کے معتقد ہیں کہ مرتکب گناہ کبیرہ دوبارہ ایمان بھی نہیں لا سکتا ہے اس بنا پر گویا یہ شخص مرتد ہو گیا ہے اب اس کو اس کے بال بچوں کے ساتھ قتل کرنا چاہئیے اور اس کا ٹھکانہ ہمیشہ کیلئے جہنم ہے۔ [60] اس سلسلے میں خوارج کی ایک دلیل سورہ مائدہ کی آیت نمبر 44 ہے۔ [61]

- امامت: امامت کے بارے میں خوارج کا نظریہ مرتکب گناہ کبیرہ کی تکفیر والے نظریہ سے لیا گیا ہے۔ اس بنا

پر ان کا عقیدہ ہے کہ گناہان کبیرہ کا مرتکب شخص اسلامی معاشرے میں مسلمانوں کی امامت کا عہدہ نہیں سنبھال سکتا ہے اور اگر ایسا کوئی شخص امامت کے عہدے پر موجود ہو تو مومنوں پر اس کے خلاف قیام کرنا واجب ہے۔ [62] خوارج کی اکثریت اس بات کے معتقد تھے کہ خلیفہ پیغمبر اکرمؐ نے نصب نہیں فرمایا بلکہ ہر شخص جو کتاب و سنت عمل پیرا ہو وہ خلیفہ یا امام بن سکتا ہے اور دو شخص کی بیعت سے اس کی امامت یا خلافت مستقر ہو جاتی ہے۔ [63] اس بنا پر امامت اور خلافت کے مسئلے میں یہ لوگ اس عہدے کے انتخابی ہونے کے قائل تھے نہ انتصابی ہونے کے [64] اور اس زمانے کے رائج نظریے کے بر عکس یہ لوگ غیر قریش کی امامت اور خلافت کے بھی قائل تھے۔ [65]

• خلفائے راشدین: خلفائے راشدین کے دور میں رونما ہونے والے واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے خوارج عمر اور ابوبکر کو امام اور رسول اللہ کا خلیفہ مانتے تھے لیکن عثمان کی ابتدائی 6 سال اور امام علیؑ کی حکمیت قبول کرنے تک کے عرصے کو صحیح سمجھتے تھے اور ان دونوں کے دور حکومت کے باقی ایام میں ان کی تکفیر کرتے ہوئے انہیں خلافت سے معزول سمجھتے تھے۔ [66]

• فقہی نظریات: خوارج کے بعض فرقوں سے کچھ فقہی نظریات بھی نقل ہوئے ہیں؛ جن میں زانی کو سنگسار کرنے کی ممانعت (چونکہ اس کا قرآن میں کہیں تذکرہ نہیں ہے) مخالفین کے بچوں اور خواتین کے قتل کا حائز ہونا، یہ عقیدہ کہ مشرکوں کے ساتھ ان کے بال بچے بھی جہنم میں ہونگے اور قول اور فعل میں تقیہ کو جائز نہ سمجھنا قابل ذکر ہیں۔ [67] خوارج میں سے ازرقہ والوں کا عقیدہ تھا کہ مسلمانوں میں سے جسکا بھی خوارج سے تعلق نہیں ان کو قتل کیا جانا جائے لیکن عیسائیوں، مجوسیوں اور یہودیوں کے قتل کرنے کو حرام سمجھتے تھے۔ [68]

علمی اور ادبی آثار

دوسری صدی ہجری کے درمیان سے خوارج نے بتدریج دینی، فقہی اور تاریخی کتابوں پر توجہ دینے لگا یوں ان کے درمیان سے بھی راوی، علماء اور فقہاء پیدا ہونے لگا۔ [69] خوارج نقل حدیث پر زیادہ توجہ نہیں دیتے تھے اسلئے صرف قرآن کو ہی فقہی احکام کا منبع سمجھتے تھے۔ [70] خوارج کوئی وسیع اور منسجم فلسفی اور فقہی مکتب فکر کے مالک نہیں تھے؛ اس بنا پر ان میں سے صرف فرقہ اباضیہ اعتقادات اور فقہی آثار کے مالک تھے۔ [71]

ابن ندیم اپنی کتاب "الفہرست" میں اس بات کے معتقد ہیں کہ خوارج لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے اپنے علمی آثار مخفی رکھتے تھے۔ [72] اس سلسلے میں ابن ندیم نے خوارج کے بعض علماء کا نام ذکر کیا ہے جو علوم قرآنی، کلام، فقہ اور اصول فقہ میں صاحب تصانیف تھے۔ [73] اس کے علاوہ توحید اور امامت نیز اپنے مخالفین من جملہ معتزلہ، مرجئہ، شیعہ اور غلاة کے رد میں لکھی گئی کتابوں کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ [74] خوارج کے بہت سارے خطباء اور شعراء بھی تھے اور ان میں سے بعض بہت ہی مشہور و معروف تھے۔ [75] کہا جاتا ہے کہ خوارج کے اکثر اشعار جنگوں میں پڑھی جانے والی رجزیں تھیں۔ [76] خوارج سے منسوب بعض خطبے اور مکتوبات بھی نقل ہوئی ہیں جو ان کے سرداروں کی طرف سے مختلف افراد کے نام بھیجے گئے تھے جن میں ان افراد کو اپنے طور طریقے کی طرف دعوت اور قیام، جہاد اور امر بہ معروف کی طرف رغبت دی جاتی تھی۔ [77]

وجود میں آنے کے علل و اسباب

اسلامی منابع میں خوارج کے وجود میں آنے کے مختلف علل و اسباب ذکر کئے گئے ہیں من جملہ ان میں

بادیہ نشینوں کی نفسانی کیفیت کو سب سے زیادہ مؤثر علت قرار دیا گیا ہے۔ بعض مضعفین زمانہ جاہلیت کے بدو اعراب کو خارجیوں کا اصلی چہرہ قرار دیتے ہیں جو اپنے سرداروں، قبائلی آداب و رسوم اور خاندانی اقدار کی خاطر بغاوتوں پر اتر آتے تھے اور بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں کی خاطر جذباتی ہو کر فوراً اسلحہ اٹھاتے اور ایک دوسرے سے جنگ کرنے لگتے تھے۔ [78] خوارج کے اکثر چیدہ چیدہ افراد انہی اعراب میں سے تھے اور عرب کے کسی بھی مشہور قبیلے سے ان کا تعلق نہیں تھا۔ [79] اس بنا پر مہاجرین اور انصار میں سے کوئی صحابی خوارج میں شامل نہیں تھا۔ [80]

بعض محققین خوارج کے وجود میں آنے کی علل و اسباب میں عثمان کے خلاف اٹھنے والی تحریک و دخیل سمجھتے ہوئے [81] اس بات کے معتقد ہیں کہ عثمان کے قتل اور خلافت کے معاملے میں اصحاب کے درمیان ہونے والی کشمکش سبب بنی کہ عام لوگوں میں یہ نظریہ پیدا ہونا شروع ہوا کہ اگر خلیفہ لوگوں کے نظریات سے مخالفت کرے یا دینی احکام پر صحیح عمل نہ کرے یا عدل و انصاف کی رعایت نہ کرے تو اسے برکنار یا قتل کیا جاتا سکتا ہے۔ [82] اسلامی منابع جیسے تاریخ طبری، میں صراحتاً آیا ہے کہ عثمان کے مخالفین میں سے کم از کم 30 چیدہ چیدہ افراد شامل تھے جو بعد میں خوارج کے رکن رکین کے طور پر ظاہر ہوئے۔ [83] ان کے علاوہ بعض دوسرے عوامل جیسے غنائم کی تقسیم میں امام علیؑ کے طور و طریقے سے ناراضی اور جنگ جمل اور جنگ صفین جیسے داخلی جنگوں کا آغاز جن میں پہلی بار مسلمان ایک دوسرے کے آمنے سامنے آکھڑے ہوئے تھے کو خوارج کے وجود میں آنے کی علل و اسباب میں شمار کیا جاتا ہے۔ [84] خوارج کے عقائد کا تنقیدی جائزہ

تاریخ اسلام میں خوارج کی پیدائش سے ہی ان کے اعتقادات کی رد میں مختلف کتابیں لکھی جا چکی ہیں یا مختلف حدیثی منابع میں ان کے عقائد کی مذمت میں احادیث نقل ہوئی ہیں۔ من جملہ ان احادیث میں پیغمبر اسلامؐ کی طرف سے خوارج اور ان کی دین سے خارج ہونے کی پیشین گوئی نیز ان کی دینداری اور طور طریقوں کی مذمت پر مبنی احادیث شامل ہیں۔ اسی طرح احادیث میں ان سے جنگ کرنے کیلئے اجر و ثواب کا وعدہ دیا گیا ہے۔ [85] شیعہ علماء پیغمبر اکرمؐ سے منسوب ایک حدیث سے استناد کرتے ہوئے امام علیؑ سے جنگ کرنے والوں من جملہ خوارج کو کافر قرار دیتے ہیں۔ مذکورہ حدیث کی روشنی میں امام علیؑ سے جنگ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے رسول خداؐ کے ساتھ جنگ کیا ہو۔ [86]

تفاسیر میں خوارج کی طرف سے اپنے عقائد کو ثابت کرنے کیلئے قرآن کریم سے کی گئی استناد کو مورد نقد قرار دے کر اسے باطل قرار دیا گیا ہے؛ بطور مثال مرتکب گناہ کبیرہ کی تکفیر کے سلسلے میں وہ اپنے مدعا کو ثابت کرنے کیلئے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 97 سے تمسک کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس نے بھی حج کو ترک کیا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور جو بھی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو وہ کافر ہے۔ اس استدلال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ آیت میں "مَنْ كَفَرَ" سے مراد وہ شخص ہے جو مستطیع پر حج کے وجوب کا انکار کرے نہ یہ کہ اس سے مراد اس شخص کا کافر ہونا ہے جیسا کہ خوارج نے گمان کیا ہے۔ [87] ابن حزم اس بارے میں خوارج کے مدعا کو قرآن کریم کی کسی اور آیت کے ذریعے رد کرتے ہیں۔ [88]

حوالہ جات

1. نصر بن مزاحم، وقعة صفین، ۱۴۰۲ھ، ص ۵۱۳-۵۱۴؛ بلاذری، جمل من أنساب الأشراف، ۱۴۱۷ھ، ج ۳، ص ۱۱۴، ۱۲۲؛ طبری، تاریخ الطبری، بیروت، ج ۵، ص ۶۳، ۷۲، ۷۸؛ مسعودی، مروج الذهب، بیروت، ج ۳، ص ۱۲۲۔

2. نصر بن مزاحم، وقعة صفين، ١٤٠٤ق، ص ٤٨٤؛ بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٣، ص ١١١-١١٢.
3. نصر بن مزاحم، وقعة صفين، ١٢٠٢ق، ص ٥١٣-٥١٢؛ بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٢١٤ق، ج ٣، ص ١١٢، ١١٣؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٦٣، ٤٢، ٤٨؛ مسعودي، مروج الذهب، بيروت، ج ٣، ص ١٢٢.
4. صنعاني، المصنّف، ١٤٠٣ق، ج ١٠، ص ١٥٢؛ ابن قتيبة، الامامة و السياسة، ١٣٨٧ق، ج ١، ص ١٢١؛ بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٨، ص ٥٩؛ دينوري، الأخبار الطوال، ١٩٦٠م، ص ٢٦٩.
5. نهج البلاغه، تصحيح محمد عبده، خطبه ٦٢؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٤٦.
6. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٢١٤ق، ج ٣، ص ١١٠-١١٢؛ شهرستاني، الملل والنحل، ١٢١٥ق، ج ١، ص ١٣٣؛ ابن كثير، البداية و النهاية، ١٢٠٤ق، ج ٤، ص ٢٤٤.
7. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٣، ص ١١٤، ١٢٢؛ سمعاني، شعر الخوارج، ١٩٧٤م، ج ٢، ص ٢٠٧؛ ياقوت حموي، معجم البلدان، ذيل حروراء.
8. شيخ صدوق، الأمالي، ١٢١٤ق، ص ٢٦٢؛ مقدسي، البدء و التاريخ، ١٨٩٩-١٩١٩م، ج ٥، ص ١٣٥، ٢٢٢؛ ابن كثير، البداية و النهاية، ١٢٠٤ق، ج ٤، ص ٣٠٢، ج ٨، ص ١٢٤؛ بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٢١٤ق، ج ٣، ص ١٢٩؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٩١؛ ابن كثير، البداية و النهاية، ١٢٠٤ق، ج ٦، ص ٢١٦.
9. مقرئزي، المواعظ و الاعتبار في ذكر الخطط و الآثار، ١٤٢٢-١٤٢٥ق، ج ٤، قسم ١، ص ٤٢٨.
10. ابن تيمية، مجموع الفتاوى، ١٢٢١ق، ج ٢، جزء ٤، ص ٢٦١؛ ج ٤، جزء ١٣، ص ٢٠٨-٢٠٩.
11. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٣، ص ١١٥، ٢٤٧؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٨٣، ١٦٦.
12. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٩، ص ٢٧٢.
13. طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٧٦.
14. عاملي، عليّ و الخوارج، ١٤٢٣ق، ج ٢، ص ١٠٤.
15. خليفة بن خياط، تاريخ خليفة بن خياط، ١٢١٥ق، ص ٢٥٢؛ مسعودي، مروج الذهب، بيروت، ج ٢، ص ٢٤؛ مقدسي، احسن التقاسيم في معرفه الاقاليم، دار صادر، ص ٣٢٣؛ حميري، الحور العين، ١٩٤٢م، ص ٢٠٢-٢٠٣.
16. امين، ضحى الاسلام، دار الكتاب العربي، ج ٣، ص ٣٣٦؛ عاملي، عليّ و الخوارج، ١٤٢٣ق، ج ٢، ص ١١٠، ٢٧٠؛ سبجاني، بحوث في الملل و النحل، ١٣٧١ش، ج ٥، ص ١٨١.
17. اسكافي، المعيار و الموازنة في فضائل الامام اميرالمؤمنين علي بن ابي طالب، ١٢٠٢ق، ص ١٩٨-١٢٠؛ بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٢١٤ق، ج ٣، ص ١٢٢-١٢٣، ١٣٣-١٣٥؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٦٦-٦٧، ٤٣؛ ابن كثير، البداية و النهاية، ١٢٠٤ق، ج ٤، ص ٢٤٨.
18. مسعودي، مروج الذهب، بيروت، ج ٣، ص ٣٢.
19. نصر بن مزاحم، وقعة صفين، ١٤٠٤ق، ص ٤٨٩، ٥١٧؛ ابن ابي شيبة، المصنّف في الاحاديث و الآثار، ١٤٠٩ق، ج ٨، ص ٧٣٥، ٧٤١؛ بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٣، ص ١٢٢، ١٢٦، ١٣٤، ١٥١؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٧٢-٧٤.
20. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٢١٤ق، ج ٣، ص ١٢٦، ١٣٣؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٤٢-٤٣.
٢١. مسعودي، مروج الذهب، بيروت، ج ٣، ص ١٢٢؛ ابن اثير، الكامل في التاريخ، ١٣٨٥-١٣٨٦ق، ج ٣، ص ٣٣٥.
21. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٢١٤ق، ج ٣، ص ١١٤-١٢٦، ١٣٣؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥،

- ص ٥٤، ٦٤، ٤١؛ مسعودي، مروج الذهب، بيروت، ج ٣، ص ١٢٥-١٥٠.
22. نهج البلاغة، تصحيح محمد عبده، خطبه ٣٥؛ دينوري، الأخبار الطوال، ١٩٦٠م، ص ٢٠٦؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٤٤-٤٨؛ معروف، الخوارج في العصر الاموي، ١٢٠٦ق، ص ٨٥.
23. طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٧٤-٧٥؛ ابن اثير، الكامل في التاريخ، ١٣٨٥-١٣٨٦ق، ج ٣، ص ٣٣٥-٣٣٦.
24. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٥، ص ١٦٩؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٨٠-٩٢؛ خطيب بغدادى، تاريخ بغداد، ١٤١٧ق، ج ١، ص ٥٢٨.
25. نهج البلاغة، تصحيح محمد عبده، خطبه ٦٠؛ ابن ابى الحديد، شرح نهج البلاغة، ١٣٨٥-١٣٨٤ق، ج ٥، ص ١٢، ٤٣.
26. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٥، ص ٧٨-٧٩؛ عاملى، دراسات و بحوث فى التاريخ و الاسلام، ١٤١٤ق، ج ١، ص ٣٧.
27. نصر بن مزاحم، وقعة صفين، ص ٢٩١؛ احمد بن يحيى بلاذري، جمل من انساب الاشراف، ج ٥، ص ٢١٢، ٢١٨-٢١٤؛ محمد بن عبدالله حاكم نيشابورى، المستدرک على الصحيحين، ج ٢، ص ١٢٤-١٢٨؛ محمد بن يوسف صالحى شامى، سبل الهدى و الرشاد فى سيرة خيرالعباد، ج ١٠، ص ١٣١-١٣٢.
28. نصر بن مزاحم، وقعة صفين، ص ٢٩١؛ محمد بن يزيد مبرّد، الكامل، ج ٣، ص ٢١١؛ ابن ماکولا، الاكمال فى رفع الارتياح، ج ٤، ص ٢٥١-٢٥٢؛ ابن كثير، البداية و النهاية، ج ٩، ص ١١.
29. نهج البلاغة، خطبه ٣٦، ١٢٤؛ جميرى، ص ٣٨٥، كلىنى، الكافى، ج ٢، ص ٢٠٥؛ ابن تيمية، مجموع الفتاوى، ج ١١، جزء ١٩، ص ٣٩-٢٠؛ جعفر مرتضى عاملى، على (ع) و الخوارج: تاريخ و دراسة، ج ٢، ص ١٣، ١٣٤-١٣١، ١٦٤-١٤١.
30. محمد بن اسماعيل بخارى، صحيح البخارى، ج ٨، ص ٥١؛ ابن تيمية، مجموع الفتاوى، ج ٨، جزء ١٣، ص ١٦؛ احمد عوض ابوشباب، الخوارج: تاريخهم، فرقهم، و عقائدهم، ص ٥٩-٦١؛ عامر نجار، الخوارج: عقيدة و فكرآ و فلسفة، ص ١٢٢.
31. ابن تيمية، مجموع الفتاوى، ج ١٦، جزء ٢٨، ص ٢٢١؛ ناصر بن عبدالكريم عقل، الخوارج: اول الفرق فى تاريخ الاسلام، ص ٣٢-٣٣.
32. محمد بن يزيد مبرّد، الكامل، ج ٣، ص ١٦٥، ٢٣٨؛ ابوالفرج اصفهاني، الاغانى، ج ٦، ص ١٢٩؛ ابن ابى الحديد، شرح نهج البلاغة، ج ٢، ص ١٣٦-١٣٩، ١٦٩.
33. احمد بن يحيى بلاذري، جمل من انساب الاشراف، ج ٣، ص ١٢٥؛ احمد بن داوود دينوري، الاخبار الطوال، ص ٢٠٤-٢٠٨؛ محمد بن يزيد مبرّد، الكامل، ج ٣، ص ٢٢٠؛ عامر نجار، الخوارج: عقيدة و فكرآ و فلسفة، ص ١٢١-١٢٢؛ احمد عوض ابوشباب، الخوارج: تاريخهم، فرقهم، و عقائدهم، ص ٥٤-٥٩.
34. نصر بن مزاحم، وقعة صفين، ص ٣٩٤؛ احمد بن حنبل، ج ٣، ص ٢٢٤، ج ٥، ص ٣٦.
35. احمد بن يحيى بلاذري، جمل من انساب الاشراف، ج ٨، ص ٥٩، ٣٥٣.
36. ابن قتيبة، الامامة و السياسة، المعروف بتاريخ الخلفاء، ج ١، ص ١٢١؛ احمد بن داوود دينوري، الاخبار الطوال، ص ٢٠٢؛ عبدالقاهر بن طاهر بغدادى، الفرق بين الفرق، ص ٢٥؛ ابن حزم، كتاب الفصل فى الملل و الالواء و النحل، ص ٢٠٢.
37. اشعري ص ٨٧؛ ابن حوزي، ص ١١٠؛ ابن اثير، الكامل فى التاريخ، ج ٤، ص ١٦٧؛ ابن حجر عسقلانى،

فتح الباري: شرح صحيح البخاري، ج ١٢، ص ٢٥١

38. ابن شاذان، الايضاح، ص ٤٨؛ محمد بن يزيد مبرّد، الكامل، ج ٣، ص ١٦٤-١٦٥، ٢١٢، ٢٩٣؛ احمد بن يحيى بلاذري، جُمَل من انساب الاشراف، ج ٧، ص ١٤٤، ١٤٦؛ طبري، تاريخ، ج ٥، ص ١٧٤، ج ٦، ص ١٢٤
39. ابن شاذان، الايضاح، ص ٢٨؛ محمد بن يزيد مبرّد، الكامل، ج ٣، ص ٣٩٣، جعفر مرتضى عاملي، على (ع) و الخوارج: تاريخ و دراسة، ج ٢، ص ١٤، ٢٦-٢٧، ١٥٠-١٥٢؛ احمد عوض ابوشباب، الخوارج: تاريخهم، فرقهم، و عقائدهم، ص ٦٨-٦٩؛ عامر نجار، الخوارج: عقيدة و فكرآ و فلسفة، ص ١٢٣
40. احمد بن يحيى بلاذري، جُمَل من انساب الاشراف، ج ٣، ص ١٢٨-١٢٩، ٢٥٧-٢٥٨
41. عمرو بن بحر جاحظ، رسائل الجاحظ، ج ١، ص ٢١-٢٦؛ عمرو بن بحر جاحظ، كتاب الحيوان، ج ١، ص ١٣٦، ١٨٥-١٨٤، عمرو بن بحر جاحظ، البيان و التبيين، ج ١، ص ١٢٨-١٢٩؛ ابن قتيبة، الامامة و السياسة، المعروف بتاريخ الخلفاء، ج ١، ص ١٢٨؛ احمد بن داود دينوري، الاخبار الطوال، ص ٢٤٩؛ طبري، تاريخ، ج ٦، ص ٣٠٢؛ ابن عبد ربّه، العقد الفريد، ج ١، ص ١٨٣؛ ابراهيم بن محمد بيهقي، المحاسن و المساوي، ج ١، ص ٢١٤، ج ٢، ص ٣٩١؛ ابن كثير، البداية و النهاية، ج ٩، ص ١٢
42. جعفر مرتضى عاملي، على (ع) و الخوارج: تاريخ و دراسة، ج ٢، ص ٧٧-٨٢، ١٥٢-١٥٣
43. عمرو بن بحر جاحظ، كتاب الحيوان، ج ١، ص ١٨٥-١٨٤؛ ابن قتيبة، الامامة و السياسة، المعروف بتاريخ الخلفاء، ج ١، ص ١٢٨؛ احمد بن داود دينوري، الاخبار الطوال، ص ٢٤٩
44. احمد بن حنبل، ج ٣، ص ٦٤، ١٩٧؛ ابن منظور، لسان العرب، ذيل سبت، سبت؛ ابن حجر عسقلاني، فتح الباري: شرح صحيح البخاري، ج ٨، ص ٥٤؛ محمود بن احمد عيني، عمدة القاري: شرح صحيح البخاري، ج ٢٢، ص ٦٨، ج ٢٥، ص ٣٠١-٣٠٢
45. ابن ابي الحديد، شرح نهج البلاغة، ج ٨، ص ١٢٣
46. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٣، ص ١١٣؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٦٢.
47. نجار، الخوارج: عقيدة و فكرآ و فلسفة، ١٩٨٨م، ص ١٢٢؛ معيطه، الاسلام الخوارجي، ٢٠٠٦م، ص ١٢، ١٤؛ عقل، الخوارج: اول الفرق في تاريخ الاسلام، ١٢١٩ق، ص ٢٢-٢٥.
48. ابوالنصر، الخوارج في الاسلام، ١٩٤٩م، ص ٤١، ١٠١-١٠٢.
49. طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ٧٨؛ ابن اعثم كوفي، كتاب الفتوح، ١٤١١ق، ج ٥، ص ٥٧-٥٨.
50. شيخ مفيد، الارشاد في معرفة حجج الله على العباد، ١٢١٢ق، ج ٢، ص ١٠؛ بهاء الدين اربلي، كشف الغمّة في معرفة الائمّة، ١٢٠٥ق، ج ٢، ص ١٦٢.
51. بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٥، ص ١٦٩؛ طبري، تاريخ الطبري، بيروت، ج ٥، ص ١٦٥-١٦٦؛ عاملي، على و الخوارج، ١٤٢٣ق، ج ٢، ص ٥١؛ قلماوي، ادب الخوارج في العصر الاموي، ١٩٤٥م، ص ١٥٠-١٥١.
52. سبجاني، بحوث في الملل و النحل، ١٣٧١ش، ج ٥، ص ١٥٨-١٧٤.
53. بخاري، التاريخ الصغير، ١٤٠٦ق، ج ١، ص ١٩٢-١٩٣؛ بلاذري، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٥، ص ٣٦٠، ٣٧٣؛ اخبار الدولة العباسية، ١٩٧١م، ص ٢٩٧-٣٠٠؛ حميري، الحور العين، ١٩٧٢م، ص ١٨٥-١٨٧.
54. ابن اعثم كوفي، كتاب الفتوح، ١٤١١ق، ج ٤٧، ص ٢٧٤؛ شيخ مفيد، الاختصاص، ١٤٠٢ق، ص ١٢٢؛ عاملي، على و الخوارج، ١٤٢٣ق، ج ٢، ص ٧١-٧٦، ٩٤-٩٦.
55. مسعودي، مروج الذهب، بيروت، ج ٢، ص ٢٦-٢٧؛ ابن حزم اندلسي، الفصل في الملل و الاپواء و النحل،

- ١٣١٤-١٣٢٠ق، ص٣٨٦؛ ياقوت حموى، معجم الادباء، ١٩٩٣م، ج١، ص٢٨، ج٦، ص٢٢٩٤؛ ابن كثير، البداية والنهاية، ١٢٠٤ق، ج١٠، ص٣٠.
56. بلاذرى، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج٦، ص٣٠؛ دينورى، الأخبار الطوال، ١٩٦٠م، ص٢٧٠-٢٧٧.
57. عاملى، دراسات و بحوث فى التاريخ و الاسلام، ١٢١٢ق، ج١، ص٣٩-٢٠؛ اخبار الدولة العباسية، ١٩٤١م، ص٢٥١؛ مسعودى، مروج الذهب، بيروت، ج٢، ص٤٩-٨٠.
58. ولهائوزن، احزاب المعارضة السياسية الدينية فى صدر الاسلام، ١٩٤٦م، ص٢٦؛ ابن فورى، مجرد مقالات الشيخ ابى الحسن الاشعري، ١٩٨٤م، ص١٢٩-١٥٤.
59. ابوحاتم رازى، كتاب الزينة فى الكلمات الاسلامية العربية، قسم ٣، ص ٢٨٢؛ بغدادى، كتاب اصول الدين، ص ٣٣٢؛ بمو، الفرق بين الفرق، ص ٤٣؛ ابن حزم، كتاب الفصل فى الملل والايواء والنحل، ج ٢، ص ١١٣؛ ابن ابى الحديد، شرح نهج البلاغة، ج ٨، ص ١١٣.
60. اشعري، المقالات و الفرق، ١٣٢١ش، ص٨٥-٨٦؛ بغدادى، الفرق بين الفرق، ١٣٦٤ق، ص٨٢-٨٣؛ شهرستاني، الملل والنحل، ١٢١٥ق، ج١، ص١٢٠-١٢١.
61. جرجانى، شرح المواقف، ١٣٢٥ق، ج٨، ص٣٣٢؛ ابن ابى الحديد، شرح نهج البلاغة، ١٣٨٥-١٣٨٤ق، ج٨، ص١١٢-١١٨؛ جرجانى، شرح المواقف، ١٣٢٥ق، ج٨، ص٣٣٢-٣٣٨.
62. بغدادى، الفرق بين الفرق، ١٣٦٤ق، ص٤٣؛ ابن حزم اندلسى، الفصل فى الملل والايواء والنحل، ١٣١٤-١٣٢٠ق، ج٢، ص١١٣؛ اسفراينى، التبصير فى الدين و تمييز الفرقة الناجية عن الفرق الهالكين، ١٣٥٩ق، ص٢٦.
63. اشعري، المقالات والفرق، ١٣٤١ش، ص٨؛ نوبختى، فرق الشيعة، ١٣٥٥ق، ص١٠.
64. شهرستاني، الملل والنحل، ١٢١٥ق، ج١، ص١٣٢.
65. نوبختى، فرق الشيعة، ١٣٥٥ق، ص١٠؛ ابن حزم اندلسى، الفصل فى الملل والايواء والنحل، ١٣١٤-١٣٢٠ق، ج٢، ص١١٣؛ شهرستاني، الملل والنحل، ١٢١٥ق، ج١، ص١٣٢.
66. ابوحاتم رازى، كتاب الزينة فى الكلمات الاسلامية العربية، قسم ٣، ص ٢٨٢؛ على ابن اسماعيل اشعري، ج ١، ص ١٨٩، ج ٢، ص ١٢٨؛ محمد بن احمد مَلَطَى شافعى، التنبيه و الرد على اهل الايواء و البدع، ص ٥١؛ ابن ابى الحديد، شرح نهج البلاغة، ج ٢، ص ٢٤٢.
67. محمد بن عبدالكريم شهرستاني، الملل والنحل، ج ١، ص ١٨٦.
68. ابن حزم، كتاب الفصل فى الملل والايواء والنحل، ج ٢، ص ١٨٩.
69. جولدتسيهر، العقيدة والشريعة فى الاسلام، ١٣٤٨ق، ص١٩٣؛ معروف، الخوارج فى العصر الاموى، ١٢٠٦ق، ص٦٠؛ كشى، اختيار معرفة الرجال، ١٣٢٨ش، ص٢٢٩.
70. شيخ مفيد، الجمل و النصرة لسيد العترة فى حرب البصرة، ١٣٧٤ش، ص٨٥.
71. امين، ضحى الاسلام، دار الكتاب العربى، ج ٣، ص٣٣٤-٣٣٧.
72. ابن نديم، الفهرست، تهران، ص٢٣٣، ٢٩٥.
73. ابن نديم، الفهرست، تهران، ص٢٩٥.
74. ابن نديم، الفهرست، تهران، ص٢٣٣-٢٣٢؛ سابعى، الخوارج و الحقيقة الغائبة، ١٢٢٠ق، ص٢٨-٣٩.
75. تنوخى، نشوار المحاضرة و اخبار المذاكرة، ١٣٩١-١٣٩٣ق، ج ٣، ص٢٩١.
76. معروف، الخوارج فى العصر الاموى، ١٤٠٦ق، ص٢٥٠-٢٥٢، ٢٥٦-٢٥٨؛ سمعانى، شعر الخوارج، ١٩٧٤م،

ص ١٠-٢٧؛ قلماوى، ادب الخوارج فى العصر الاموى، ١٩٤٥م، ص ٤٦-٤٨، ٥٠.

77. معروف، الخوارج فى العصر الاموى، ١٤٠٦ق، ص ٢٩٣-٣٠٢؛ خليفة بن خياط، تاريخ خليفة بن خياط،

١٤١٥ق، ص ٢٥١-٢٥٢؛ جاحظ، البيان و التبیین، ١٣٦٧ق، ج ٢، ص ١٢٦-١٢٩، ٣١٠-٣١١؛ بلاذرى، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٧، ص ٤٣٢-٤٣٥؛ طبرى، تاريخ الطبرى، بيروت، ج ٧، ص ٣٩٤-٣٩٧.

78. معروف، قراءة جديدة فى مواقف الخوارج و فكرهم و ادبهم، ١٩٨٨م، ص ٢١-٢٣؛ شلبى، موسوعة التاريخ

الاسلامى و الحضارة الاسلامية، ١٩٨٢م، ج ٢، ص ٢١٠-٢١١؛ اخبار الدولة العباسية، ١٩٤١ق، ص ٣٣٥؛ ابن عبد ربّه، العقد الفريد، ١٢٠٢ق، ج ١، ص ١٨٦.

79. ابوالنصر، الخوارج فى الاسلام، ١٩٤٩م، ص ١٤، ٢١؛ بابطين، حركة الخوارج، ١٤٠٩ق، ص ٢٥٠.

80. جاحظ، كتاب الحيوان، ١٣٨٥-١٣٨٩ق، ج ٦، ص ٤٥٥؛ طبرى، تاريخ الطبرى، بيروت، ج ٧، ص ٣٩٦؛ ابن

جوزى، تلبیس ابليس، ١٤٠٧ق، ص ١٠٦، ١١٠؛ معروف، الخوارج فى العصر الاموى، ١٤٠٦ق، ص ٦٠.

81. ولهاوزن، احزاب المعارضة السياسية الدينية فى صدر الاسلام، ١٩٤٦م، مقدمه بدوى، ص ١٣؛ معيطه،

الاسلام الخوارجى، ٢٠٠٦م، ص ١٤؛ معروف، الخوارج فى العصر الاموى، ١٢٠٦ق، ص ٥٥؛ ضيف، التطور و التجديد فى الشعر الاموى، ١٩٨٤م، ص ٨٤.

82. ابوالنصر، الخوارج فى الاسلام، ١٩٢٩م، ص ٢١-٢٣؛ ابوزهرة، تاريخ المذاهب الاسلامية، ١٩٤١م، ج ١، ص ٤٠-

٤١؛ معروف، الخوارج فى العصر الاموى، ١٢٠٦ق، ص ٢١.

83. طبرى، تاريخ الطبرى، بيروت، ج ٥، ص ٢٩؛ معروف، قراءة جديدة فى مواقف الخوارج و فكرهم و ادبهم،

١٩٨٨م، ص ٢٥-٢٦؛ بكارى، حركة الخوارج، ٢٠٠١م، ص ١٤.

84. بلاذرى، جمل من أنساب الأشراف، ١٤١٧ق، ج ٣، ص ٣٥-٣٦، ٥٦-٥٧، ١٣٤-١٣٥؛ دينورى، الأخبار الطوال،

١٩٦٠م، ص ١٥١-١٥٢، ١٦٤-١٦٥؛ طبرى، تاريخ الطبرى، بيروت، ج ٤، ص ٥٤١-٥٤٢؛ بابطين، حركة الخوارج، ١٤٠٩ق،

ص ٢٩٣، ٢٠٠-٣٠٢، ٣٠٤؛ بكارى، حركة الخوارج، ٢٠٠١م، ص ١١-١٥؛ عاملى، علىّ و الخوارج، ١٤٢٣ق، ج ١، ص ١٣٤-١٣٧.

85. ابوحاتم رازى، كتاب الزينة فى الكلمات الاسلامية العربية، ١٩٨٨م، قسم ٣، ص ٢٤٦؛ ابن حزم اندلسى،

الفصل فى الملل والابواء والنحل، ١٣١٤-١٣٢٠ق، ج ٢، ص ١٦١؛ ابن ابى الحديد، شرح نهج البلاغة، ١٣٨٥-١٣٨٤ق، ج ٢، ص ٢٦٥-٢٦٤.

86. نصيرالدين طوسى، تجريد الاعتقاد، ١٢٠٤ق، ص ٢٩٥؛ علامه حلى، كشف المراد فى شرح تجريد الاعتقاد،

١٢٢٤ق، ص ٥٢٠؛ فاضل مقداد، اللوامع الالهية فى المباحث الكلامية، ١٣٨٠ش، ص ٣٤٢.

87. ابن ابى الحديد، شرح نهج البلاغة، ١٣٨٥-١٣٨٤ق، ج ٨، ص ١١٢؛ جرجانى، شرح المواقف، ١٣٢٥ق، ج ٨،

ص ٣٣٥.

88. ابن حزم اندلسى، الفصل فى الملل والابواء والنحل، ١٣١٤-١٣٢٠ق، ج ٣، ص ٢٣٥-٢٣٣؛ جرجانى، شرح

المواقف، ١٣٢٥ق، ج ٨، ص ٣٢٢-٣٢٥.

مآخذ

o ابن ابى الحديد، عبد الحميد بن هبة الله، شرح نهج البلاغة، تحقيق محمد ابوالفضل ابراهيم، قاهره،

١٣٨٥-١٣٨٤ق/١٩٦٥-١٩٦٤م (افست، بيروت، بى تا).

o ابن ابى شيبه، عبدالله بن محمد، المصنّف فى الاحاديث و الآثار، تحقيق سعيد محمد لحام، بيروت،

١٣٠٩ق/١٩٨٩م-

٥ ابن اثير، على بن محمد، الكامل فى التاريخ، بيروت ١٣٨٥-١٣٨٦ق/١٩٦٥-١٩٦٦م، چاپ افست

١٣٩٩-١٤٠٢ق/١٩٧٩-١٩٨٢م-

٥ ابن اعثم كوفى، احمد، الفتوح، تحقيق على شيرى، بيروت، ١٤١١ق/١٩٩١م-

٥ ابن تيميه، احمد بن عبدالحليم، مجموع الفتاوى، تحقيق مصطفى عبدالقادر عطا، بيروت، ١٢٢١ق/٢٠٠٠م-

٥ ابن جوزى، عبدالرحمن بن على، تلبيس ابليس، بيروت، ١٤٠٧ق/١٩٨٧م-

٥ ابن حجر عسقلانى، احمد بن على، فتح البارى: شرح صحيح البخارى، قاهره، بولاق، ١٣٠٠-١٣٠١ (چاپ افست بيروت، بى تا)-

٥ ابن حزم اندلسى، على بن احمد، الفصل فى الملل والاهواء والنحل، مصر، ١٣١٤-١٣٢٠ق (افست، بيروت، بى تا)-

٥ ابن عبد ربّه، احمد بن محمد، العقد الفريد، ج ١ و ٢، تحقيق مفيد محمد قميح، بيروت، ١٢٠٢ق/١٩٨٣م-

٥ ابن فورك، محمد بن حسن، مجرد مقالات الشيخ ابى الحسن الاشعري، تحقيق دانيال ژيماره، بيروت،

١٩٨٤م-

٥ ابن قتيبة، الامامة و السياسة، المعروف بتاريخ الخلفاء، تحقيق طه محمد زينى، قاهره، ١٣٨٤ق/١٩٦٤م، (چاپ افست بيروت، بى تا)-

٥ ابن كثير، اسماعيل بن عمر، البداية و النهاية، بيروت، ١٢٠٤ق/١٩٨٦م-

٥ ابن ماكولا، على بن هبة الله، الاكمال فى رفع الارتياب عن المؤتلف و المختلف فى الاسماء و الكنى و الانساب، ج٤، تحقيق نايف عباس، بيروت، محمدامين دمج، بى تا-

٥ ابن منظور، محمد بن مكرم، لسان العرب-

٥ ابن نديم، محمد بن اسحاق، الفهرست، تهران-

٥ ابو النصر، عمر، الخوارج فى الاسلام، بيروت، ١٩٤٩م-

٥ ابوحاتم رازى، احمد بن حمدان، كتاب الزينة فى الكلمات الاسلامية العربية، تحقيق عبدالله سلوم سامرائى، بغداد، ١٩٨٨م-

٥ ابو زهره، محمد، تاريخ المذاهب الاسلامية، قاهره، ١٩٤١م-

٥ ابو شباب، احمد عوض، الخوارج: تاريخهم، فرقهم، و عقائدهم، بيروت، ١٢٢٦ق/٢٠٠٥م-

٥ احمد بن حنبل، مسند الامام احمد بن حنبل، بيروت، دار صادر، بى تا-

٥ اخبار الدولة العباسية و فيه اخبار العباس و ولده، تحقيق عبدالعزيز دورى و عبدالجبار مطلّبي، بيروت، دارالطليعة للطباعة و النشر، ١٩٤١م-

٥ اسفراينى، شهور بن طاهر، التبصير فى الدين و تمييز الفرقة الناجية عن الفرق الهالكين، تحقيق محمد زاهد كوثرى، قاهره، ١٣٥٩ق/١٩٢٠م-

٥ اسكافى، محمد بن عبدالله، المعيار و الموازنة فى فضائل الامام اميرالمؤمنين على بن ابيطالب، تحقيق محمداقار محمودى، بيروت، ١٢٠٢ق/١٩٨١م-

٥ اشعري، سعد بن عبدالله، المقالات و الفرق، تحقيق محمدجواد مشكور، تهران، ١٣٢١ش-

٥ امين، احمد، ضحى الاسلام، بيروت، دارالكتاب العربى، بى تا-

٥ بابطين، يوسف، حركة الخوارج: نشأتها و اسبابها، تحقيق شاكى مصطفى، كويت، ١٢٠٩ق/١٩٨٨م-

- 0 بخارى، محمد بن اسماعيل، صحيح البخارى، تحقيق محمد ذهني افندي، استانبول، ١٤٠١ق/١٩٨١م (چاپ افسست بيروت، بى تا).
- 0 بخارى، محمد بن اسماعيل، التاريخ الصغير، تحقيق محمود ابراهيم زايد، بيروت، ١٤٠٦ق/١٩٨٦م.
- 0 بغدادى، عبدالقاهر بن طاهر، اصول الدين، استانبول، ١٣٢٦ق/١٩٢٨م (افست، بيروت، ١٤٠١ق/١٩٨١م).
- 0 بغدادى، عبدالقاهر بن طاهر، الفرق بين الفرق، تحقيق محمد زايد كوثرى، قاهره، ١٣٦٤ق/١٩٢٨م.
- 0 بكارى، لطيفة، حركة الخوارج: نشأتها و تطورها الى نهاية العهد الاموى، بيروت، ٢٠٠١م.
- 0 بلاذرى، احمد بن يحيى، جُمَل من انساب الاشراف، تحقيق سهيل زكار و رياض زركلى، بيروت، ١٤١٤ق/١٩٩٤م.
- 0 بهاء الدين اربلى، على بن عيسى، كشف الغمّة فى معرفة الائمة، بيروت، ١٤٠٥ق/١٩٨٥م.
- 0 بيهقى، ابراهيم بن محمد، المحاسن و المساوى، تحقيق محمد ابوالفضل ابراهيم، قاهره، ١٣٨٠ق/١٩٦١م.
- 0 تنوخى، مُحَسَّن بن على، نشوار المحاضرة و اخبار المذاكرة، تحقيق عبود شالجي، بيروت، ١٣٩١-١٣٩٣ق/١٩٧٢-١٩٧٣م.
- 0 جاحظ، عمرو بن بحر، البيان و التبيين، تحقيق عبدالسلام محمد بارون، بيروت، ١٣٦٤ق/١٩٢٨م.
- 0 جاحظ، عمرو بن بحر، رسائل الجاحظ، تحقيق عبدالسلام محمد بارون، قاهره، ١٣٨٢ق.
- 0 جاحظ، عمرو بن بحر، كتاب الحيوان، تحقيق عبدالسلام محمد بارون، مصر، ١٣٨٥-١٣٨٩ق/١٩٦٥-١٩٦٩م (چاپ افسست بيروت، بى تا).
- 0 جرجانى، على بن محمد، شرح المواقف، تحقيق محمد بدرالدين نعسانى حلبى، مصر، ١٣٢٥ق/١٩٠٧م (افست قم، ١٣٧٠ش).
- 0 حاكم نيشابورى، محمد بن عبدالله، المستدرک على الصحيحين، و بذيله التلخيص للحافظ الذهبى، بيروت، دارالمعرفة، بى تا.
- 0 حميرى، نشوان بن سعيد، الحور العين، تحقيق كمال مصطفى، ١٩٧٢م.
- 0 خطيب بغدادى، احمد بن على، تاريخ بغداد، بيروت، دار الكتب العلميه، ١٤١٤ق.
- 0 خليفة بن خياط، تاريخ خليفة بن خياط، تحقيق مصطفى نجيب فوّاز و حكمت كشلى فوّاز، بيروت، ١٤١٥ق/١٩٩٥م.
- 0 دينورى، احمد بن داوود، الاخبار الطّوال، تحقيق عبدالمنعم عامر، قاهره، ١٩٦٠م (افست قم، ١٣٦٨ش).
- 0 سابعى، ناصر، الخوارج و الحقيقة الغائبة، بيروت، ١٤٢٠ق/٢٠٠٠م.
- 0 سبحانى، جعفر، بحوث فى الملل و النحل: دراسة موضوعية مقارنة للمذاهب الاسلاميه، ج ٥، قم، ١٣٤١ش.
- 0 سمعانى، عبدالكريم بن محمد، شعر الخوارج، گردآورى احسان عباس، بيروت، دار الثقافة، ١٩٧٤م.
- 0 شلبى، احمد، موسوعة التاريخ الاسلامى و الحضارة الاسلاميه، ج ٢، قاهره، ١٩٨٢م.
- 0 شهرستانى، محمد بن عبدالكريم، الملل والنحل، تحقيق اميرعلى مهنا و على حسن فاعور، بيروت، دار المعرفة، ١٤١٥ق/١٩٩٥م.
- 0 شيخ صدوق، محمد بن على، الأمالى، قم، ١٤١٧ق.
- 0 شيخ مفيد، محمد بن محمد، الاختصاص، تحقيق على اكبر غفارى، بيروت، مؤسسة الاعلمى للمطبوعات، ١٤٠٢ق/١٩٨٢م.
- 0 شيخ مفيد، محمد بن محمد، الارشاد فى معرفة حجج الله على العباد، بيروت، ١٤١٢ق.

- 0 شيخ مفيد، محمد بن محمد، الجمل و النصرة لسيد العترة في حرب البصرة، تحقيق على ميرشرقي، قم، ١٣٧٤ش.
- 0 صالحى شامى، محمد بن يوسف، سبل الهدى و الرشاد فى سيرة خير العباد، تحقيق عادل احمد عبدالموجود و على محمد معوض، بيروت، ١٤١٢ق/١٩٩٣م.
- 0 صنعانى، عبدالرزاق بن همام، المصنّف، تحقيق حبيب الرحمان اعظمى، بيروت، ١٤٠٣ق/١٩٨٣م.
- 0 ضيف، شوقى، التطور و التجديد فى الشعر الاموى، قاهره، ١٩٨٤م.
- 0 طبرى، محمد بن جرير، تاريخ الطبرى: تاريخ الأمم والملوك، تحقيق محمد ابوالفضل ابراهيم، بيروت، بى تا.
- 0 عاملى، جعفر مرتضى، دراسات و بحوث فى التاريخ و الاسلام، بيروت، ١٤١٤ق/١٩٩٣م.
- 0 عاملى، جعفر مرتضى، على (ع) و الخوارج: تاريخ و دراسة، بيروت، ١٤٢٣ق/٢٠٠٢م.
- 0 عقل، ناصر بن عبدالكريم، الخوارج: اول الفرق فى تاريخ الاسلام، رياض، ١٤١٩ق/١٩٩٨م.
- 0 علامه حلى، حسن بن يوسف، كشف المراد فى شرح تجريد الاعتقاد، تحقيق حسن حسنزاده آملی، قم، ١٤٢٢ق.
- 0 على بن ابى طالب (ع)، نهج البلاغة، تحقيق محمد عبده، بيروت، بى تا.
- 0 عوض ابو شباب، احمد، الخوارج: تاريخهم، فرقهم، و عقائدهم، بيروت، ١٤٢٦ق/٢٠٠٥م.
- 0 عینى، محمود بن احمد، عمدة القارى: شرح صحيح البخارى، تحقيق عبدالله محمود محمد عمر، بيروت، ١٤٢١ق/٢٠٠١م.
- 0 فاضل مقداد، مقداد بن عبدالله، اللوامع الالهية فى المباحث الكلامية، تحقيق محمدعلى قاضى طباطبائى، قم، ١٣٨٠ش.
- 0 فضل بن شاذان، الايضاح، تحقيق جلال الدين محدث ارموى، تهران، ١٣٦٣ش.
- 0 قلماوى، سهير، ادب الخوارج فى العصر الاموى، قاهره، ١٩٢٥م.
- 0 كنى، محمد بن عمر، اختيار معرفة الرجال، تلخيص محمد بن حسن طوسى، تحقيق حسن مصطفى، مشهد، ١٣٢٨ش.
- 0 جولدتسيهر، اجناس، العقيدة و الشريعة فى الاسلام، ترجمه و تعليق محمد يوسف موسى و على حسن عبدالقادر و عبدالعزيز عبدالحق، بغداد، ١٣٤٨ق/١٩٥٩م.
- 0 مسعودى، على بن حسين، مروج الذهب، بيروت.
- 0 معروف، احمد سليمان، قراءة جديدة فى مواقف الخوارج و فكرهم و ادبهم، دمشق، ١٩٨٨م.
- 0 معروف، نايف محمود، الخوارج فى العصر الاموى: نشأتهم، تاريخهم، عقائدهم و ادبهم، بيروت، ١٤٠٦ق/١٩٨٦م.
- 0 معيطه، احمد، الاسلام الخوارجى: قراءة فى الفكر و الفن و نصوص مختارة، دمشق، ٢٠٠٦م.
- 0 مقدسى، محمد بن احمد، احسن التقاسيم فى معرفه الاقاليم، بيروت، دار صادر.
- 0 مقدسى، مطهر بن طاهر، البدء و التاريخ، تحقيق كلمان هوار، باريس، ١٨٩٩-١٩١٩م (چاپ افسست تهران، ١٩٦٢م).
- 0 مقرئزى، احمد بن على، المواعظ و الاعتبار فى ذكر الخطط و الآثار، تحقيق ايمن فؤاد سيد، لندن، ١٤٢٢-١٤٢٥ق/٢٠٠٢-٢٠٠٤م.

- o نجار، عامر، الخوارج: عقيدة و فکرا و فلسفة، قاهره، ١٩٨٨م.
- o نصر بن مزاحم، وقعة صفين، تحقيق عبدالسلام محمد بارون، قاهره، ١٣٨٢ق (چاپ افست قم، ١٤٠٢ق).
- o نصيرالدين طوسی، محمد بن محمد، تجريد الاعتقاد، تحقيق محمدجواد حسینی جلالی، قم، ١٤٠٧م.
- o نوبختی، حسن بن موسی، فرق الشيعة، تحقيق محمدصادق آل بحر العلوم، نجف، ١٣٥٥ق/١٩٣٦م.
- o ولهاوزن، يوليوس، احزاب المعارضة السياسية الدينية في صدر الاسلام: الخوارج والشيعة، ترجمه عبدالرحمان بدوی، کويت، ١٩٤٦م.
- o ياقوت حموی، معجم الادباء، تحقيق احسان عباس، بيروت، ١٩٩٣م.
- o ياقوت حموی، معجم البلدان، تحقيق فرديناند ووستنفلد، لايبزيگ، ١٨٦٦-١٨٤٣م (چاپ افست تهران، ١٩٦٥م).